



کماد کے سفید پتوں والی بیماری

حافظ محمد ولایت علی خاں
ماہر امراض کماد

ڈاکٹر نعیم احمد

ڈاکٹر نعیم احمد
ڈاکٹر نعیم احمد

زرعی تحقیقاتی ادارہ کماد، فیصل آباد

کماد کے سفید پتوں والی بیماری

(White Leaf Disease of Sugarcane)

کماد کے سفید پتوں والی بیماری ایک خطرناک ایک خطرناک بیماری ہے۔ جو کہ ایک خاص قسم کے جرثومہ سے پھیلتی ہے جو پودے کے اندر ورنی نظام میں چلا جاتا ہے اور خوراک بنانے کے عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جس سے پتوں کا سبز رنگ مادہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ سفید ہو جاتے ہیں۔ اس طرح فصل کو پیداواری لحاظ سے خاصاً نقصان پہنچتا ہے۔

یہ بیماری 1954 میں سب سے پہلے تھائی لینڈ میں دیکھی گئی تھی۔ اس کے پچھے عرصہ بعد پاکستان سمیت دیگر ایشیائی ممالک میں پھیل گئی۔ اگرچہ پاکستان میں اسکی زیادہ اہمیت نہیں تھی۔ لیکن گزشتہ دو سالوں سے سندھ کے کئی علاقوں میں اس بیماری کا جملہ خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ جس سے فصل کو کافی نقصان ہوا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس بیماری کا جملہ ابھی کم ہے لیکن مستقبل میں اسکے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ایک مستقل منصوبہ بندی اور ممکنہ اختیاطی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ کماد کی فصل کو اس مہلک مرض سے بچایا جاسکے۔

علامات

اس بیماری کی بڑی علامات پتوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اسکی خاص علامت یہ ہے کہ متاثرہ پودے کے پتے مکمل سفید ہو جاتے ہیں اور انکا سبز رنگ مادہ ختم ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں پتے پر ہلکے پیلے رنگ کی دھاریاں نیچے سے اوپر تک پتے کی مکمل لمبائی کے برابر پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسکے بعد سارا پتہ سفید ہو جاتا ہے۔

جس کے اندر سبز رنگ کے سفیدی مائل دھبے بھی کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔ عام طور پر نئے پتے گھیرے کی صورت میں سفید ہوتے ہیں جبکہ پرانے پتے بدستور سبز رہتے ہیں۔ پودوں کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے اور ان پر سفید پتے گھوٹوں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں گنے نہیں بنتے۔ یہ بیماری فصل کو اگاؤ سے برداشت تک کسی بھی مرحلے پر متاثر کر سکتی ہے۔ تاہم اگست تا اکتوبر بیماری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ ریتنی زمینوں میں کاشت شدہ فصل پر اس بیماری کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے پھیلاؤ میں ایک کیڑا جسے پلانٹ ہاپر (Plant Hopper) کہتے ہیں اہم کردار ادا کرتا ہے۔



وجوهات

یہ مرض بیماری کی کاشت اور متاثرہ فصل کی موڈھی سے پھیلتا ہے۔

کماد کے جھاڑی نما پودے

کماد کے سفید پتوں والی بیماری کی علامات اس فصل کی دوسری اہم بیماری جسے کماد کے ”جھاڑی نما پودے کا نام دیا جاتا ہے“ کی علامات سے ممتاز رکھتی ہیں۔ جسکی وجہ سے بعض اوقات کسان حضرات اس مرض کی شناخت کے سلسلے میں غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں بیماری کی پہچان کے سلسلے میں مشکل پیش آتی ہے لہذا کاشنکار بھائیوں کی رہنمائی کے لیے کماد کی جھاڑی نما پودے والی بیماری کا تعارف اور علامات اور ان دونوں بیماریوں کا فرق مختصر اور جزیل ہے۔

کماد کے جھاڑی نما پودے والی بیماری کا تعلق بھی اسی کلاس سے جس کلاس سے کماد کی سفید پتوں والی بیماری تعلق رکھتی ہے۔ اور انکے جرثموں کا گروپ بھی ایک ہی ہے۔ ابھی اس بیماری کا حملہ پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کم ہے لیکن مستقبل میں اس کے امکانات ہو سکتے ہیں اس لیے اس بیماری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

علامات

اس بیماری کا حملہ فصل کے اگاؤ سے لیکر برداشت تک کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ بیماری کی ابتدا میں باریک پیلے گھاس نما بہت سارے شگوفے پیدا ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر بیمار سنتے پہلے پیلے رنگ کے پتے پیدا ہوتے ہیں اور اسکے بعد گھاس نما شگوفے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد پتے سفید ہو جاتے ہیں۔ فصل کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے اور گنے پیدا نہیں ہوتے عام طور پر نوزائیدہ بیماری سے متاثرہ شگوفے نے ایک ماہ میں مر جاتے ہیں۔

فرق

کماد کے سفید پتے

- ۱۔ بیماری کی ابتدائیں ہلکے پیلے رنگ کی دھاریاں یچے سے اوپر تک پتے کی مکمل لمباتی کے برابر پیدا ہو جاتی ہیں اس کے بعد پتے سفید ہو جاتے ہیں۔
- ۲۔ نئے پتے گھیرے کی صورت میں سفید ہوتے ہیں جبکہ پرانے پتے بدستور سبز رہتے ہیں۔
- ۳۔ سفید پتوں میں سبز رنگ کے سفیدی مائل دھبے کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
- ۴۔ سفید پتے نمایاں ہوتے ہیں۔
- ۵۔ عام طور پر بیمار شگونے ایک مہینے کے اندر نہیں مرتے۔

کماد کے جھاڑی نما پتے

- ۱۔ مرض کی ابتدائیں بہت سارے گھاس نما پودے پیدا ہو جاتے ہیں اور اسکے بعد سفید پتے پیدا ہو جاتے ہیں۔
- ۲۔ تمام نئے اور پرانے پتے سفید ہو جاتے ہیں۔
- ۳۔ سفید پتوں میں سبز رنگ کے سفیدی مائل دھبے نہیں بنतے۔
- ۴۔ جھاڑی نما شگونے کچھ کی صورت میں زیادہ بنतے ہیں۔
- ۵۔ عام طور پر بیمار شگونے ایک مہینے میں مر جاتے ہیں۔

تدارک

- ۱۔ کاشت کے لئے محکمے کی منظور شدہ اقسام کا انتخاب کیا جائے۔
- ۲۔ **زمین کی تیاری**
زمین تیار کرتے وقت پہلی فصل کی باقیات کو ختم کر دیا جائے اور انہیں الگ سے جلا دیا جائے۔
- ۳۔ **کاشت کیلئے کھیت کو تیار کرتے وقت ہموار کیا جائے تاکہ پانی کھڑا نہ ہو سکے۔ اور تمام پودوں کو یکساں خوراک میسر آسکے۔**
- ۴۔ **صحیت مندرج کا انتخاب**
بجائی کیلئے صحیت مندرج کا انتخاب سب سے اہم ہے اس مقصد کیلئے:

☆
☆
☆
☆
☆

نیج کٹائی کرنے والے اوزاروں کو سرف یا ڈبیਊ میں بھگو کر استعمال کیا جائے۔
کھیتوں میں کام کرنے والے ورکر اپنے ہاتھ صابن سے دھولیں۔

☆
☆
☆
☆
☆

نیج ہمیشہ صحت مند لیرا فصل سے حاصل کیا جائے۔
صحت مند نیج کے حصول کے لئے کماد کی اچھی اقسام کی علیحدہ نرسری لگائی جائے اور وہاں سے نیج کا انتخاب کیا جائے۔

نرسری کا پلاٹ ہر سال تبدیل کر دیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو نیج کیلئے نرسری کی کاشت ان علاقوں میں کی جائے جہاں بیماری کے اثرات نہ ہوں۔ شوگرملوں میں کماد کے نیج کا ہاث واٹر ٹریمنٹ کیا جائے۔ اور پھر اسکی نرسری لگائی جائے، جہاں سے کاشت کاروں کو نیج مہیا کیا جاسکے۔

موڈھی فصل - ۲

☆
☆
☆
☆
☆

صحت مند فصل کی موڈھی رکھی جائے۔
بیمار فصل کی موڈھی ہر گز نہ رکھی جائے اور متاثرہ کھیت میں فصلوں کا ادل بدل کیا جائے۔ شوگرملوں میں جہاں فصلوں کا اول بدل ممکن نہ ہو، وہاں بیمار فصل کی کٹائی 15 دسمبر تک مکمل کری جائے اور پھر کھیت میں لمبائی اور چوڑائی کے رُخ کم از کم چار مرتبہ ہل چلایا جائے اور بیمار فصل کی باقیات کو مکمل ختم کر دیا جائے اور اس کے بعد مارچ کے دوسرے ادھ و اٹے میں کماد کی نئی قسم کاشت کی جائے۔

☆
☆
☆
☆
☆

جن علاقوں میں بیماری کا حملہ زیادہ ہو وہاں کم از کم دوسال موڈھی فصل کاشت نہ کی جائے۔

کھڑی فصل - ۵

☆
☆
☆
☆
☆

فصل کے ابتدائی 60 دنوں میں کھیت کا باقاعدہ معائنہ کیا جائے اور بیمار پودے کاٹ کر جلا دیئے جائیں۔